



## سوال

عورت کا سونا اور ریشم کا کپڑا پہننا

## جواب

سوال: السلام علیکم کیا عورت سونا اور ریشم کا کپڑا پہن سکتی ہے؟

جواب: شیخ صالح المنجد نے اس بارے ایک سوال کا جواب یوں دیا ہے:

سوال: ہمارے ہاں بعض عورتیں شامی محدث علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے فتویٰ سے شک میں پڑ چکی ہیں، علامہ صاحب نے اپنی کتاب "آداب الزفاف" میں فتویٰ دیا ہے کہ عورت کے لیے عمومی طور پر سونے کے حلقے پہننا حرام ہیں۔ اور بالفصل کچھ عورتیں سونا پہننے سے رک گئی ہیں، اور وہ سونے پہننے والی عورتوں کو گمراہ اور گمراہ کرنے والیاں شمار کرنے لگی ہیں، لہذا خاص کر سونے کے حلقے پہننے میں آپ کا بیان کیا ہے، کیونکہ ہمیں اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اس سلسلہ میں آپ کا فتویٰ اور دلیل کیا ہے، کیونکہ معاملہ بہت آگے جا چکا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو بخشنے اور آپ کے علم میں اضافہ فرمائے۔

الحمد للہ:

عورتوں کے لیے سونا پہننا جائز ہے، چاہے وہ حلقے کی شکل میں ہو یا دوسری شکل میں اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

کیا جو زینورات میں ہلیں، اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں الزخرف (18)۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زینور پہننا عورتوں کی صفت بیان کی ہے، اور یہ سونا وغیرہ میں عام ہے، اور اس لیے بھی کہ امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی رحمہم اللہ نے جید سند کے ساتھ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشبہ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں"

اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں"

اور اس لیے بھی کہ امام احمد، امام ترمذی، امام نسائی، ابو داؤد، حاکم، طبرانی رحمہم اللہ نے ابو موسیٰ اشعری رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت کی عورتوں کے لیے سونا اور ریشم حلال کی گئی ہے، اور میری امت کے مردوں پر حرام ہے"

اسے ترمذی، حاکم، ابو داؤد، اور ابن حزم نے صحیح قرار دیا ہے۔

اور اسے معلول قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سعید بن ابی ہند اور ابو موسیٰ کے درمیان انقطاع ہے، لیکن اس کی کوئی قابل اطمینان دلیل نہیں ملتی، اوپر ہم اس کو صحیح قرار دینے والے علماء کرام کا بیان کر چکے ہیں۔



اور بالفرض اگر مذکورہ علت صحیح بھی مان لی جائے تو پھر اس کی کمی دوسری صحیح احادیث کے ساتھ پوری ہو جائیگی، جیسا کہ آئمہ حدیث کے ہاں معروف قاعدہ اور اصول یہی ہے۔

اس بنا پر سلف علماء کرام نے عورت کے لیے سونا پہننا جائز قرار دیا ہے، اور بعض نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، چنانچہ ہم اس کی اور زیادہ وضاحت کے لیے ذیل میں کچھ علماء کے اقوال درج کرتے ہیں:

جصاص رحمہ اللہ سونے پر کلام کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں کہتے ہیں:

"عورتوں کے لیے سونے کی اباحت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے وارد شدہ اخبار ممانعت والی اخبار سے زیادہ ظاہر اور مشہور ہیں، اور آیت کی دلالت (جصاص رحمہ اللہ اس سے وہ آیت مراد لے رہے ہیں جو ہم نے ابھی اوپر بیان کی ہے) بھی عورتوں کے لیے سونے کے مباح ہونے میں ظاہر ہے۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر ہمارے دور تک بغیر کسی نکارت کے آج تک عورتوں کا سونا پہننا چلا آ رہا ہے، اور کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا، اور اس طرح کے مسئلہ میں کسی خبر واحد کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا" اھ

دیکھیں: تفسیر الجصاص (388/3)۔

اور الکیا الہراسی اپنی تفسیر "تفسیر القرآن" میں درج ذیل فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

قولہ تعالیٰ:

کیا جو زینورات میں پلین، اور جھکڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں الزخرف (18)۔

اس میں عورتوں کے لیے زینور پہننے کی اباحت کی دلیل پائی جاتی ہے، اور اس پر اجماع معتقد ہے، اور اس کے متعلق اخبار کا کوئی شمار نہیں "

دیکھیں: تفسیر القرآن الکیا الہراسی (391/4)۔

اور سنن الکبریٰ میں بیہقی رحمہ اللہ عورتوں کے لیے سونا اور ریشم حلال ہونے کی دلیل میں کچھ احادیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یہ احادیث و اخبار اور اس کے معنی میں دوسری احادیث عورتوں کے لیے سونے کے زینور پہننے کی اباحت پر دلالت کرتی ہیں، اور عورتوں کے لیے سونے کے زینور کی اباحت میں ہمارا اجماع کا حصول کی دلیل ان احادیث کے فسوخ ہونے پر دلیل ہے جو خاص کر عورتوں کے لیے سونے کے زینور کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں" اھ

دیکھیں: السنن الکبریٰ للبیہقی (142/4)۔

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عورتوں کے لیے ریشم پہننا، اور سونے و چاندی کے زینورات زینب پہننا بالاجماع اور صحیح احادیث کی بنا پر جائز ہیں" اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (442/4)۔





چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے مذکورہ سونے کے کٹن میں زکاۃ کے وجوب کی وضاحت فرمائی، اور آپ نے اس کی بیٹی کے پہننے پر کوئی اعتراض نہیں کیا، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ یہ عورت کے لیے حلال ہے، حالانکہ یہ دونوں گول اور حلقہ کی شکل میں تھے، اور یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند جدید ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں متنبہ کیا ہے۔

2- سنن ابوداؤد میں صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجاشی کی جانب سے بطور ہدیہ سونے کے زیورات آئے جس میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی جس کا نگینہ جمشی تھا۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرتے ہوئے ایک لکڑی یا اپنی انگلی کے ساتھ اسے پکڑا اور اپنی نواسی امامہ بنت ابوالعاص اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو بلا لیا اور فرماتے لگے: میری بیٹی تم یہ پہن لو۔"

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی امامہ کو انگوٹھی دی، اور یہ انگوٹھی سونے کی اور گول تھی، اور آپ نے یہ بھی فرمایا: "اسے پہن لو"

تو یہ بالنص گول اور حلقہ کی شکل کے سونے کی حلت کی دلیل ہے۔

3- ابوداؤد اور دارقطنی نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

"وہ سونے کا زیور پہنا کرتی تھیں، تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز یعنی خزانہ ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم اس کی زکاۃ ادا کرو تو یہ کنز اور خزانہ نہیں" اہ  
امام حاکم رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور وہ احادیث جن کا ظاہر عورتوں کے لیے سونے پہننے کی ممانعت کرتا ہے وہ شاذ ہیں، اور اپنے سے صحیح اور زیادہ ثابت شدہ احادیث کی مخالفت ہیں، اور آئمہ حدیث کا فیصلہ ہے کہ جو احادیث جدید سند کی ہوں لیکن وہ اپنے سے زیادہ صحیح احادیث کی مخالفت ہوں اور ان کے مابین جمع کرنا بھی ممکن نہ ہو، اور نہ ہی ان کی تاریخ کا علم ہو سکے، تو وہ شاذ ہوگی، ان پر عمل نہیں کیا جائیگا۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ "اللافیہ" میں کہتے ہیں:

"اور شذوذ والی جو ثقہ کی مخالفت کرے اس میں... شافعی نے یہی کہا ہے" اہ

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ النجیہ میں لکھتے ہیں:

"اور اگر زیادہ راجح سے مخالفت کی جائے، تو وہ راجح محفوظ ہے اور اس کے مقابلہ میں آنے والی شاذ ہے" اہ

اسی طرح صحیح حدیث جس پر عمل کیا جائے کی شرط میں یہ بھی ہے کہ وہ شاذ نہ ہو، اور بلا شک و شبہ عورتوں کے لیے سونے کی حرمت میں مروی احادیث کی اسانید کو اگر کسی علت سے سلیم بھی مان لیا جائے اور صحیح اور ان احادیث کے درمیان جمع کرنا بھی ممکن نہ ہو جو عورتوں کے لیے سونے کی حلت پر دلالت کرتی ہیں اور ان کی تاریخ بھی معلوم نہ ہو تو اس شرعی اور معتبر قاعدہ اور اصول پر عمل کرتے ہوئے ان پر شاذ اور صحیح نہ ہونے کا حکم لگانا اہل علم کے ہاں ثابت ہے۔

اور ہمارے بھائی علامہ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "آداب الزفاف" میں جو ذکر کیا ہے کہ عورتوں کے لیے سونے کی حرمت والی اور حلت والی احادیث کے مابین جمع یہ ہے کہ نبی



والی احادیث کو معلق یعنی گول اشیاء پر معمول کیا جائیگا اور حلت والی احادیث کو اس کے علاوہ دوسرے پر۔

ان کی یہ بات صحیح نہیں، اور صحیح احادیث میں وارد شدہ حلت کے مطابق نہیں؛ کیونکہ اس میں انکوٹھی حلال ہونے کی دلیل ہے اور انکوٹھی معلق یعنی گول اور حلقہ کی شکل ہوتی ہے، اور لنگن کے حلال ہونے کی بھی صحیح حدیث میں دلیل ہے اور یہ بھی معلق یعنی گول اور حلقہ کی شکل میں ہیں۔

چنانچہ اس سے ہم نے جو بیان کیا ہے وہ ظاہر اور واضح ہو گیا؛ اور اس لیے ہے کہ حلت والی احادیث مطلق ہیں، مقید نہیں، اس لیے انہیں اطلاق پر ہی رکھنا اور ان کی سند صحیح ہونے کی وجہ سے ان کے مطلق پر عمل کرنا ضروری ہے، اور اس کی تائید اہل علم کے اجماع سے بھی ہوتی ہے، جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر کے آئے ہیں کہ اہل علم کا اجماع ان حرمت والی احادیث کو منسوخ کر رہا ہے۔

بلاشک و شبہ یہ حق ہے، اور اس سے شبہ بھی زائل ہو جاتا ہے، اور شرعی حکم کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ امت کی عورتوں کے لیے سونا حلال ہے، اور مردوں کے لیے حرام۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، سب تعریفات رب العالمین کے لیے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اور انکی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔